رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۱ روپے
ششماہی ۶ روپے
سہ ماہی ۳ روپے ۱۲ آنے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ مارچ - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو مجلس مشاورت میں بار بار تقریریں کرنے اور بہت دیر تک کام میں مصروف رہنے کے باعث بہت کوفت اور کمزوری ہو گئی ہے - احباب دعا فرمائیں - اللہ تعالےٰ نقرس کی بقیہ بیماری کو دُور فرمائے - اور کامل صحت عطا کرے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے آنے والے اصحاب میں سے بہت سے آج واپس چلے گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو - اور یاد رکھو - کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے - اس لئے لازم ہے - کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو - اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو - اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو - اور اگر کوئی بحث کرو - یا کوئی مذہبی گفتگو ہو - تو نرم الفاظ - اور مہذبانہ طریق سے کرو - اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہکر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ - اگر تم ستائے جاؤ - اور گالیاں دیئے جاؤ - اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں - تو ہوشیار رہو - کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو - ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہروگے جیسا کہ وہ ہیں - خدا تعالےٰ چاہتا ہے - کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنائے - کہ تم تمام دُنیا کے لیے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو - سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے - جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا - وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے - کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا - کہ ایسا شخص ہم میں رہے - اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا - کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا - سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ - تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کیئے جاؤ گے - اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکیگا "

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت رکھنے کی شرائط

(۱) ہر ایک عاقل بالغ بیائع احمدی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بہ پابندی شرائط ذیل اپنا روپیہ بطور ذاتی امانت جمع کرا سکتا ہے۔

(۲) جو امانتیں چیکوں یا ڈرافٹ کی یا کرنسی نوٹ غیر ممالک یا غیر سرکل کی صورت میں وصول ہوں گی۔ ان کے بدلوانے پر جو اخراجات صیغہ کے ہونگے وہ حساب دار سے لئے جائیں گے۔ اور رقم بینک سے وصول ہونے پر جمع کی جائے گی۔

(۳) پہلی قسط امانت پانچ روپے سے کم نہ ہوگی۔ اور نہ پہلی دفعہ آنے پائی وصول کئے جائیں گے۔

(۴) واپسی امانت بذریعہ رسید یا رقعہ ہوگی۔ یعنے بروقت وصول رسید تحریر کرنی ہوگی کہ اس قدر رقم امانت سے وصول کی ہے۔ یا افسر امانت کے [illegible] تحریر کرنا ہوگا۔ کہ اس قدر رقم امانت سے فلاں شخص کو ادا کر دیا جائے۔ یا فلاں مد میں ادا کر دی جائے۔ یا بذریعہ ڈاک مجھے ارسال کر دی جائے۔

(۵) مبلغ پانچ روپے سے کم کوئی رسید یا رقعہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ البتہ یہ شرط آخری رسید یا رقعہ پر عائد نہیں ہوگی۔ جس کے ذریعہ حساب بند کیا جا رہا ہو۔

(۶) کوئی رسید/رقعہ پوسٹ ڈیٹ یعنے تاریخ مندرجہ سے پہلے ادا نہیں کیا جائیگا۔

(۷) تاریخ تحریر رسید/رقعہ سے ساٹھ دن سے زیادہ گذرنے پر وہ رسید/رقعہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ مگر ہندوستان سے باہر رہنے والے امانت داروں کے لئے یہ میعاد ایک سو پچاس دن ہوگی۔

(۸) امانت داروں کو اپنے اپنے حساب کی اطلاع سالانہ دی جائے گی۔ بصورت اختلاف حسابداروں کے لئے دفتر متعلقہ کو جلد سے جلد آگاہ کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اس کی ذمہ داری حساب دار پر ہوگی۔

(۹) حساب داروں کو اپنے دستخطوں کا نمونہ دفتر صیغہ امانت بیت المال میں اپنی درخواست امانت کے ساتھ داخل کرنا ہوگا۔ جو دفتر میں محفوظ رہے گا۔ اور حساب دار کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونہ دستخط کا آئندہ بھی خیال رکھے۔ یعنی دستخط کا وہی طرز ہو جو دفتر میں محفوظ ہے۔

(۱۰) اگر کسی حساب دار کی کوئی رسید/رقعہ خدانخواستہ گم ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع بالتفصیل یعنے تاریخ۔ رقم معہ نام حساب دار وغیرہ فوراً افسر صیغہ امانت بیت المال کو بھیجی جائے۔ ورنہ ادائیگی کی ذمہ داری صیغہ امانت پر نہ ہوگی۔

(۱۱) حساب داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے حساب کو وقتاً فوقتاً دفتر بیت المال میں دیکھ کر اپنی تسلی کر لیا کریں۔

(۱۲) اپنی امانت میں سے جس قدر روپیہ کوئی امانت دار منگوائے گا۔ اس کے بھیجنے کا خرچ تا اعلان ثانی بیت المال ادا کرے گا۔

(۱۳) تمام امانتوں کا حساب پبلک سے بصیغہ راز رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ البتہ حساب دار اپنا اپنا حساب ہر وقت دیکھ سکتے ہیں۔

(۱۴) اگر کوئی حساب دار سال سے زائد عرصہ کے گذشتہ حساب کی نقل طلب کرے۔ تو اس کی اجرت ۴/ فی سال کے حساب سے دفتر بیت المال وصول کریگا۔

(۱۵) باستثنا یوم جمعہ یا کسی تعطیل کے دفتر کے اوقات میں ہر روز امانت کا روپیہ داخل ہو سکے گا۔ اور واپس بھی مل سکے گا۔

(۱۶) اگر کسی حساب دار کو سہواً اس کے بقایہ سے زیادہ روپیہ دفتر سے ادا ہو جائے۔ تو حساب دار اس کی واپسی کا ذمہ دار ہوگا۔

(۱۷) حساب دار کو چاہیئے کہ رسید یا رقعہ پر اگر کوئی اندراج قلمزن کرے۔ یا کوئی تحریر مشکوک ہو جائے۔ تو اس پر اپنے تصدیقی دستخط کرے۔ کیونکہ کوئی مشکوک رسید یا رقعہ دفتر امانت سے ادا نہ کیا جائے۔

(۱۸) اگر باوجود [illegible] رکھنے ان تمام اسباب حفاظت کے جو حالات کے ماتحت ممکن ہوں۔ پھر بھی کسی وجہ سے خدانخواستہ کوئی نقصان ہو جائے۔ تو حسب احکام شریعت اسلامی اس نقصان [illegible] حصہ امانت دار کو بھی اٹھانا ہوگا۔

خاکسار [illegible] فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کا ذکر اخبار "سٹیٹسمین" میں

انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے ۲۸ مارچ کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کی مرسلہ جو خبر شائع کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

قادیان ۲۷ مارچ۔ کل قادیان میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا افتتاح ہوا جس میں ہندوستان کے تمام حصوں سے قریباً چار سو نمائندے شامل ہوئے امام جماعت احمدیہ نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اور تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا مقصد تمام دنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے۔ نیز فرمایا اگرچہ دنیا کے تمام حصوں میں اسلامی اطوار و مقاصد کی پذیرائی نمایاں طور پر ظاہر ہو رہی ہے تاہم احمدی اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ دنیا کے تمدن کو از سر نو اسلامی بنیادوں پر قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اپنے اندر اس کی تکمیل کے لئے قربانی کی نئی روح پیدا کریں۔

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا یوم التبلیغ کے لئے ٹریکٹ

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ اس وقت تک ایک لاکھ سے زائد تبلیغی ٹریکٹ شائع کر چکی ہے۔ ان میں سے بعض ٹریکٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر کر کے عنایت فرمائے۔ ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء کے یوم التبلیغ کے لئے ایک مفید تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ جن میں غیر مسلموں کو نہایت مؤثر رنگ میں تبلیغ کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ عکسی فوٹو بلاکس بنوا کر ایک نہایت دیدہ زیب ٹریکٹ چھپوایا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر مشتمل ہے۔ ممبران فیلوشپ آف یوتھ کو یہ خوبصورت تحفہ بھیجا جا رہا ہے۔ دیگر احباب جو زیادہ تعداد میں شائع کرنا چاہیں ہمیں مطلع کریں۔ اگر کوئی دوست یا جماعت اپنے نام سے یہ ٹریکٹ چھپوانا چاہے۔ تو اس کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ غیر ممالک میں لٹریچر کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ آئندہ انگریزی میں ٹریکٹ شائع کئے جائیں۔

عبد الوہاب عمر سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۵۶ھ

453

پنجاب میں ایڈووکیٹ جنرل کے تقرر کا مسئلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان دنوں ہندو مسلم اخبارات میں پنجاب میں ایڈووکیٹ جنرل کے تقرر کے مسئلہ کے متعلق بڑے زور شور سے اظہار خیالات کیا جا رہا ہے۔ مسلمان اس بات کے متمنی ہیں۔ کہ ایڈووکیٹ جنرل مسلمان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پنجاب کی مجلس وزراء میں مسلمانوں کو کم نمائندگی دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کا یہ مطالبہ مبنی بر انصاف ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ مجلس وزراء میں مسلمانوں کی اکثریت کو مساوات میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ جائز طور پر اس بات کے حقدار ہیں۔ کہ انہیں وزارت میں موجودہ تناسب نمائندگی کی نسبت سے زیادہ نمائندگی دی جاتی۔ جدید آئین کے نفاذ پر ایڈووکیٹ جنرل کا جسے دوسرے لفظوں میں وزیر قانون کہنا چاہیئے۔ یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ قانونی معاملات میں حکومت کو مشورہ دے۔ اور اہم سرکاری مقدمات میں حکومت کی طرف سے پیروی کرے۔ اس منصب کے فرائض سرانجام دینے کے لئے مسلمانوں میں تجربہ کار۔ اور قابل قانون دان اصحاب کی کمی نہیں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ چونکہ آئین کے رو سے تمام اقوام کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ وار ہے۔ اس لئے وہ اس عہدہ پر کسی مسلمان کا تقرر عمل میں لائے۔ امید ہے۔ حکومت مسلمانوں کے اس جائز مطالبہ کو منظور کر کے ان کی حق رسی کرے گی ؛

اخبار "ملاپ" (۲۵ مارچ) نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اگر کوئی ہندو یا کوئی مسلمان ایڈووکیٹ جنرل بن جائے گا۔ تو اس سے نہ تو مسلمانوں کو کسی قسم کا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ نہ ہندوؤں کو"

نیز لکھا ہے:۔

"کیا مسلمان ایڈووکیٹ جنرل ہو جانے سے پنجاب کے غریب اور فاقہ کش مسلم کسانوں کی حالت بہتر ہو جائیگی کیا مسلمان مزدور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے لگیں گے۔ کیا مسلمان دہقان کی اقتصادی۔ مجلسی۔ اور تعلیمی حالت میں کوئی تغیر آجائے گا"

گزارش یہ ہے۔ کہ جب اس عہدہ پر کسی مسلمان کے تقرر سے ہندوؤں کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ اور مسلمان کے مقرر نہ ہونے سے مسلمان اپنی سخت حق تلفی سمجھتے ہیں۔ تو پھر ہندو اخبارات کیوں خواہ مخواہ مسلمانوں کے مطالبہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہندو کسی ایسے معاملہ میں بھی مسلمانوں کی مخالفت کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جس کے متعلق وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کا کوئی حرج نہیں۔ یہ بات ہندوؤں کی تنگ دلی اور مسلمانوں کی بے جا مخالفت کو خوب واضح کر رہی ہے۔

باقی رہا۔ یہ کہ مسلمان ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہونے سے پنجاب کے غریب اور فاقہ کش مسلمان کسانوں کی حالت بہتر ہوگی۔ یا نہیں۔ اس کا صحیح اندازہ مسلمان ہی لگا سکتے ہیں۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمان کسانوں کی غربت اور فاقہ کشی کا ایک بہت بڑا باعث ان کا مقدمات میں گرفتار ہونا بھی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ بعض قوانین جو زمینداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ عملی رنگ میں ان کی ایسی تشریحات کی جاتی رہی ہیں۔ جو مصائب میں اضافہ کا باعث بنتی رہی ہیں۔ پس مسلمان کیا نمائندگی کے تناسب کے لحاظ سے۔ اور کیا اپنی حالت کے لحاظ سے اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کا مطالبہ منظور کیا جائے۔ اور ہندوؤں کو بلا وجہ اس کی مخالفت کر کے اپنی عداوت کو عریاں نہیں کرنا چاہیئے ؛

مسلمان اور مسولینی

حال میں اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے مسلمانوں سے ہمدردی کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر مصر میں ایک نمائندہ پریس نے جب سر آغا خان سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ اس وقت لیبیا اریٹریا۔ ابی سینیا اور سمالی لینڈ پر اطالوی حکومت ہے۔ جو مسلمان وہاں رہتے ہیں۔ اگر ان کی مذہبی فرائض کی بجا آوری میں حوصلہ افزائی کی گئی۔ تو مسولینی کے وعدوں میں کوئی وزن سمجھا جائے گا۔ اور باقی غیر مسلم طاقتوں کے لئے وہ بہترین نظیر سمجھی جائے گی ؛

فی الواقعہ اٹلی کے مختار کل نے مسلمانوں کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اسی وقت موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ عملی طور پر ان کو پورا کیا جائے۔ مسلمان نہایت شکر گزار اور احسان شناس قوم ہے۔ جو حکومت ان کے ساتھ عدل و انصاف کے ساتھ پیش آئے اور مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے۔ اسے مسلمان نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ حکومت اٹلی عملی طور پر مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے کی کوشش کریگی ؛

کانگرس کی شرط منظور نہ کیجائیگی

کانگرس نے عہدے قبول کرنے کے متعلق جو شرط عائد کی تھی۔ اس کے منظور ہونے کی کوئی صورت نہ ہونے کے باوجود بار بار کہا جاتا تھا۔ کہ گورنر یہ شرط منظور کرینگے۔ حالانکہ اس کا منظور کرنا ان کے اختیار کی بات ہی نہیں۔ کوئی گورنر اسی وقت تک گورنر رہ سکتا ہے۔ جب تک آئین نے اس کے جو فرائض قرار دے دیئے ہیں۔ ان پر عمل کرے۔ اگر کوئی ایسا موقعہ آجائے۔ جبکہ از روئے قانون کسی گورنر کو کانگرسی وزارت کے فیصلہ میں از روئے آئین دست اندازی کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ نہ کرے۔ تو یقیناً حکومت کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ اور اگر قانون اس کے لئے دست اندازی کی ضرورت نہ پیدا کرے۔ تو پھر کانگرس کی شرط بالکل فضول ہو جاتی ہے ؛

مگر اتنی واضح بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سمجھا جاتا تھا۔ کہ کانگرس اپنی شرط منوانے میں کامیاب ہو جائیگی۔ حتیٰ کہ بعض صوبوں کے متعلق اخبارات نے لکھ بھی دیا۔ کہ کانگرسی لیڈروں نے وزارت مرتب کرنے کی ذمہ داری لے لی ہے۔ مگر تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنروں نے کانگرس کے مطالبہ کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ

"اگر ہم اپنے خاص اختیارات سے دستبردار ہونا چاہیں۔ تو بھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور انسٹرومنٹ آف انسٹرکشن کے رو سے ہمیں ایسا کرنے کا اختیار نہیں۔ البتہ ہماری ہمدردی۔ تعاون اور مدد تمہارے ساتھ ہوگی"

اس مجمل جواب کے علاوہ گورنر مدراس اور بمبئی نے تو صاف الفاظ میں کہدیا ہے۔ کہ وہ خاص اختیارات استعمال نہ کرنے کے متعلق کسی قسم کا یقین نہیں دلا سکتے۔ کانگرس اگر اس قسم کی شرط پیش کرنے کی بجائے عملی رنگ میں یہ ثابت کرتی کہ اسکے وزراء کے مفید کاموں میں گورنر مداخلت کرتے ہیں۔ تو ملک کی ساری ہمدردی اس کے ساتھ ہوتی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے دوسرے دن کی مختصر روداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم امور کے متعلق فیصلے

قادیان ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء۔ آج ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کو مجلس مشاورت کا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد شروع ہوا۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ نے گذشتہ سال کی مجالس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ فیصلوں کی تعمیل کے متعلق رپورٹ سنائی۔ پھر پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اضافہ بجٹ کی رقم ۱۱۲۰۱ روپیہ کی تفصیل سنائی۔ جس کی منظوری دوران سال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائی تھی۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب کمیٹی نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ پیش کی جائے۔ جسے جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی پڑھ کر سنایا۔ سب کمیٹی نے باتفاق رائے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہندوستان کے بعض اہم مقامات میں تبلیغ کے مراکز قائم کئے جائیں۔ اور اس غرض کے لئے بجٹ میں جو دو ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسے بڑھا کر چار ہزار کر دیا جائے۔ اس تجویز کے پیش ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس تجویز کا مالی لحاظ سے تعلق چونکہ بیت المال کی سب کمیٹی سے ہے۔ اس لئے اس کمیٹی نے اس مد کے متعلق جو تجویز کی ہے۔ وہ پیش کی جائے۔

اس پر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے سب کمیٹی بیت المال کے متعلق فرمایا۔ سب کمیٹی نے ۱۴۰ آراء کی تائید اور ۱۲ کی مخالفت سے یہ قرار دیا ہے۔ کہ فی الحال تبلیغی مراکز قائم کرنے کی تجویز کو ملتوی کیا جائے۔

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق فرمایا۔ چوہدری صاحب کو اس کام پر مقرر کرتا ہوں۔ کہ جو دوست پیش شدہ تجاویز پر بولنا چاہیں ان کو باری باری بولنے کا موقعہ دیں۔ اسکے لئے وہ سٹیج پر آجائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں جناب چوہدری صاحب موصوف سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اور تبلیغی مراکز قائم کرنے کی تجویز کے حق میں اور خلاف بولنے کے لئے جن اصحاب نے اپنے نام لکھائے۔ ان کو تقریریں کرنے کا موقعہ دیا۔ آخر میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آراء طلب فرمائیں۔ تو ۲۴۵ رائیں مراکز تبلیغ قائم کرنے کے حق میں اور گیارہ خلاف شمار کی گئیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اس وقت نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخاست کیا جاتا ہے۔ دوسرے اجلاس میں میں اس تجویز کے متعلق فیصلہ دوں گا۔ چنانچہ دو بجے اجلاس برخاست ہوا۔ اور حضور نے مسجد نور میں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد دوسرا اجلاس ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر شروع ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود نقاہت کھڑے ہو کر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ اور آخر میں جو فیصلہ فرمایا وہ مختصراً اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بجٹ میں اضافہ کی تو اجازت نہیں دی جاتی۔ اس کی بجائے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ بجٹ نظارت دعوت و تبلیغ کی مد سفر خرچ میں ساڑھے چار ہزار روپیہ کی جو رقم رکھی گئی ہے۔ اس میں سے اس سال تین ہزار سفر خرچ رکھا جائے۔ اور ڈیڑھ ہزار نئے تبلیغی مرکزوں کے قیام کے لئے خرچ کیا جائے اور ڈیڑھ ہزار تحریک جدید سے اس شرط پر دے دیا جائے گا۔ کہ ایک سنٹر تحریک جدید کے ماتحت قائم ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی اجازت دی جاتی ہے کہ جن دوستوں نے نئے مراکز قائم کرنے پر زور دیا ہے۔ ان کو اخراجات فراہم کرنے کی تحریک کریں۔ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ذاتی کوشش سے جس قدر روپیہ جمع کر سکیں کر لیں۔ اس کے متعلق ناظر صاحب ہر مہینہ مجھے رپورٹ دیں۔ کہ کتنا چندہ انہوں نے جمع کیا ہے

اس کے بعد جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے ایجنڈا میں درج شدہ گذشتہ ماہ اکتوبر کی مجلس مشاورت میں پیش شدہ وہ تجاویز پیش کیں۔ جو جماعت کی مالی حالت کی ترقی کے متعلق ایک سب کمیٹی نے مرتب کی تھیں۔ اور ان میں سے اظہار رائے کے لئے یہ تجویز پڑھی کہ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے۔ اس کے متعلق اس ترمیم پر کہ کوئی نیا محکمہ قائم نہ کیا جائے۔ بلکہ نظارت امور عامہ ہی ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ جب آراء لی گئیں تو ۲۱۹ اس کے حق میں اور ۱۲ علیحدہ شعبہ قائم کرنے کی تائید میں شمار کی گئیں۔ اس پر جناب چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے اعلان فرمایا۔ کہ حضور کثرت آراء کے حق میں فیصلہ فرماتے ہیں۔

اس کے بعد نظارت بہشتی مقبرہ کی یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ ۱۹۳۱ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کے متعلق کہ زمیندار ہبہ کنندگان سے بقیہ اراضی کی آمد پر چندہ عام نہ لیا جائے۔ باوجود اختلافات رکھنے کے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ چندہ نہ لیا جائے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ اس سوال کو پانچ سال کے بعد پھر مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔

سب کمیٹی بیت المال نے اس کے متعلق اپنی رپورٹ میں یہ رائے ظاہر کی۔ کہ پانچ سال کے عرصہ میں صرف تین اصحاب نے ہبہ کیا۔ مگر ان کے ہبہ کی بھی تفصیلات پیش نہیں کی گئیں اس لئے سب کمیٹی ان امور کے متعلق کوئی رائے نہیں دے سکتی۔ جن کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز کے سلسلہ میں فرمایا تھا۔ اور جو اس سال کی مجلس مشاورت کی رپورٹ میں درج ہیں۔

اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے جناب چوہدری صاحب موصوف نے یہ اعلان فرمایا کہ حضور فیصلہ فرماتے ہیں۔ کہ پھر پانچ سال کے بعد اس تجویز پر غور کیا جائے مگر محکمہ متعلقہ کا فرض ہے۔ کہ اس بارے میں سال بسال رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہے۔

اس کے بعد نظارت بیت المال کی یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ ایسی مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ لیا جائے جنہیں کوئی آمدنی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت میں ہو۔ یا کسی اور ذریعہ سے۔ کئی ایک اصحاب نے اس کے حق میں اور بعض نے اس کے خلاف خیالات پیش کئے لجنہ اماء اللہ قادیان اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی رائیں بھی حق میں پیش کی گئیں۔ جب آراء شمار کی گئیں۔ تو ۲۳۱ حق میں اور صرف ایک خلاف نکلی۔ اس پر جناب چوہدری صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

454

اعلان فرمایا۔ کہ حضور کثرت آرار کے حق میں فیصلہ فرماتے ہیں۔

اس موقعہ پر سوا چھ بجے شام اجلاس برخاست ہوا۔ اور پھر نماز مغرب اور عشاء کے بعد آٹھ بجے تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ جبکہ جناب ناظر صاحب بیت المال نے سب کمیٹی کی سفارشات پیش کیں پہلی سفارش بجٹ کے صفحہ ۲ کی مد چندہ عام میں دس ہزار کی کمی اور حصہ آمد میں پانچ ہزار زیادہ کرنے کے متعلق تھی۔ کئی اصحاب کی موافق و مخالف تقریروں کے بعد جب رائیں لی گئیں۔ تو ۲۱۹ سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں اور ۸ بجٹ میں درج شدہ رقوم کی تائید میں شمار کی گئیں۔ اور جناب چودہری صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فیصلہ کا اعلان فرمایا۔ کہ حضور سب کمیٹی کی سفارش کو منظور فرماتے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی مد واپسی و روانگی مبلغین میں ۱۵۰۰ کی رقم میں سب کمیٹی نے ۵۰۰ کی کمی تھی۔ جسے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے منظور کر لیا اور اس پر نو بجے اجلاس برخاست ہوا

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام نمائندگان اور مہمانوں کو حسب معمول کھانے کی دعوت دی گئی۔ جس کے لئے بورڈنگ تحریک جدید کے وسیع صحن میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود بھی اپنے خدام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کھانا کھلانے کا انتظام نہائت عمدہ تھا۔ ۱۱ بجے کے قریب اصحاب نے کھانا کھایا اور بعد دعا یہ تقریب ختم ہوئی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے تیسرے دن کی مختصر روئداد

قادیان ۲۸ مارچ۔ آج مجلس مشاورت کا افتتاح صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجمع سمیت دعا کرنے کے بعد ایک گھنٹہ مسلسل تقریر فرمائی۔ جس میں بجٹ کی بحث میں حصہ لینے والوں کو ضروری ہدایات دیں۔ پھر ناظر صاحب بیت المال نے اپنی ایک مطبوعہ چٹھی پڑھ کر سنائی جس میں ان تجاویز پر عمل کرنے کے نتائج بیان کئے گئے تھے۔ جو ماہ اکتوبر کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ارشاد فرمائی تھیں یہ چٹھی پڑھے جانے کے بعد بجٹ پر عام بحث کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور کئی ایک اصحاب نے بعض امور کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ناظر صاحب تعلیم و تربیت اور ناظر صاحب بیت المال نے متعلقہ امور کے جواب دیئے۔ آخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمائندگان سے جب یہ دریافت فرمایا۔ کہ کیا وہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اس بجٹ کو کل جو میں ترمیم کر چکا ہوں۔ اس کے ساتھ منظور کر لیا جائے۔ تو تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ بجٹ منظور فرما لیا جائے۔ اور حضور نے اس شرط پر منظور فرمایا۔ کہ مقررہ کمیشن تحقیقات فائز اور صدر انجمن کے ان کارکنوں کے ساتھ جو ہر سال اس کام میں شریک ہوتے ہیں۔ میں بجٹ پر پھر غور کروں گا۔ اور اس کے بعد آخری منظوری دوں گا۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک سب کمیٹی حسب ذیل اصحاب پر مشتمل مقرر فرمائی (۱) جناب ملک غلام رسول صاحب شوق (۲) جناب چودہری غلام حسین صاحب (۳) جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت (۴) جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (۵) جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۶) جناب ناظر صاحب بیت المال یہ سب کمیٹی حسب ذیل امور پر غور کریگی

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول کا خرچ اور آمد کس طرح برابر ہو سکتی ہے۔

(۲) اخبار الفضل کی آمد کس طرح بڑہائی جا سکتی ہے۔

(۳) جلسہ سالانہ کی آمد کس طرح خرچ کے برابر کی جا سکتی ہے۔

اس موقعہ پر جناب ناظر صاحب بیت المال نے اعلان کیا۔ کہ آنریبل چودہری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنی صاحبزادی کی ولادت کی خوشی میں مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ میں بجلی کی روشنی کا خرچ بیس روپے ماہوار عطا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اس عطیہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کئی اصحاب نے دعا کی کہ خدا تعالےٰ جناب چودہری صاحب موصوف کو اولاد نرینہ بھی عطا فرمائے ۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اختتامی تقریر فرمائی جس میں بجٹ کو زیادہ عمدہ طریق سے بنانے کے متعلق ہدایات دیں۔ اور پھر حسب ذیل باتیں ارشاد فرمائیں۔

(۱) جماعت کے لئے اردو ترجمہ قرآن کا شائع ہونا نہائت ضروری ہے۔

(۲) سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کا جو سلسلہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے تصنیف فرمانا شروع کیا تھا۔ اس کے متعلق فرمایا۔ اگر میاں بشیر احمد صاحب کی جگہ کام کرنے کا کوئی اور انتظام ہو گیا۔ تو ان کو سیرت النبی کے مکمل کرنے کے لئے فارغ کر دیا جائے گا۔

(۳) منارۃ المسیح کی جلد سے جلد سفیدی کرانے کا ارشاد فرمایا۔

(۴) نصاب تعلیم کی اصلاح کرنے خاص کر اردو شاعری اور نثر میں جو مایوسی کا رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دور کرنے اور علمی معلومات لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے احباب جماعت کو کتب تصنیف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(۵) بیکاری کو دور کرنے کا ارشاد فرمایا نیز فرمایا وہ نوجوان جو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ بیکار نہ رہیں۔ بلکہ دنیا میں پھیل جائیں۔ دور دراز ممالک میں چلے گئے ہیں۔ ان کے نام اخبار میں شائع کئے جائیں۔ کیونکہ وہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کے لئے پائونیر ہیں۔

اس کے بعد حضور نے تحریک جدید کے مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔ تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند میں جو تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ ان کا مختصراً ذکر فرمایا۔ اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ وہ لوگ جنہوں نے وعدہ کر کے گذشتہ سالوں کا چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ وہ یا تو اب ادا کر دیں یا پھر معاف کرا لیں۔ تاکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک گنہگار نہ ٹھہریں۔ انکی درخواست پر میں بڑی فراخ دلی سے انہیں معاف کر دوں گا۔

پھر حضور نے تحریک جدید کے ماتحت جاری ہونے والے کارخانوں سے سامان خریدنے کے متعلق سفارش فرمائی اور آخر میں فرمایا اول سوچ سمجھ کر وعدہ کرو۔ لیکن جب کوئی وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو جائے اسے ضرور پورا کرو لیکن اگر پورا نہ کر سکو۔ تو میرے پاس آؤ۔ مجھ سے جو وعدہ ایسے شخص نے کیا ہو گا۔ اسے میں معاف کر دوں گا۔ آپ لوگ یہ عہد کر کے جائیں کہ اپنے عہدوں کو نبھائیں گے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔ اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کے لئے کہیں ۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور اڑہائی بجے کے قریب مجلس مشاورت کے ختم ہونے کا اعلان فرما کر دوستوں کو جانے کی اجازت دے دی اور سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود نقاہت اور علالت کے اس موقعہ پر دن رات بے حد مصروف رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ حضور کو کامل صحت بخشے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث نبی اللہ اور غیر مُبائعین

"میں وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا"

(مسیح موعودؑ)

"پیغام صلح" ۳ مارچ ۳۷ء میں کسی شخص کا ایک مضمون صحیح مسلم کی اس حدیث کے متعلق شائع ہوا ہے۔ جس میں سرور انبیاء فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔ چونکہ مضمون نگار کی تمام تحریر پر اہِ تزویر ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے تئیں گمنام رکھنا ضروری سمجھا ہے÷

مضمون نگار نے اپنے مضمون کے شروع میں ایک عنوان یہ رکھا ہے۔ کہ "مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی کتب الٰہیہ میں نبی ہونے کی نہیں" اور پھر وہ اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک تحریر ان الفاظ میں منسوب کرتا ہے:۔

باقی رہا قرآن مجید۔ سو اس بارہ میں حضرت اقدس نے دیباچہ براہین احمدیہ میں صاف اور کھول کر لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی پیشگوئی تو تورات و انجیل میں صاف لکھی ہے۔ مگر حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قرآن مجید نے کسی دوسرے نبی کے آنے کا حوالہ نہیں دیا۔ (ص۳۳ ۔ ۳۴)

لیکن اس میں مضمون نگار نے تحریف لفظی اور معنوی سے کام لے کر انتہائی دجل کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیباچہ براہین احمدیہ کے ص۳ و ص۴ پر ہرگز یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ قرآن مجید نے کسی دوسرے نبی کے آنے کا حوالہ نہیں دیا۔ وہاں صرف یہ الفاظ لکھے ہیں:۔

"مگر قرآن شریف نے توریت و انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا اور فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کامل تعلیم کا دعوےٰ کرنے والا صرف قرآن شریف ہی ہے"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کا حوالہ پیش کرتے ہوئے گمنام مضمون نگار نے "کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا" کی بجائے "قرآن مجید نے کسی دوسرے نبی کے آنے کا حوالہ نہیں دیا" ازراہ فریب و بددیانتی خود بنا دیا ہے۔ کیا وہ نبی کا لفظ محولہ عبارت میں دکھا سکتا ہے۔ قطعاً نہیں۔

علاوہ ازیں مضمون نگار نے اس فقرہ کے علاوہ اس سے پہلی عبارت کو بھی بدل دیا ہے۔ پہلی عبارت یوں ہے:۔

"اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت موسیٰ نے اپنی تورات کو ناقص تسلیم کر کے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اپنی تعلیم کا ناممکل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا۔ کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں آیا۔ لیکن جب فارقلیط آئے گا۔ تو کامل تعلیم بیان کر دے گا"

اس کے آگے وہ عبارت ہے۔ جو میں اُوپر درج کر آیا ہوں۔ ساری عبارت کے پڑھنے سے یہ امر صاف کھل جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کو کامل کتاب ثابت فرما رہے ہیں اور اس کے ثبوت میں یہ امر پیش کر رہے ہیں کہ تورات و انجیل کی طرح کسی کامل تعلیم کی حامل نہ تھیں۔ اس لئے حضرت موسےٰ و عیسےٰ علیہما السلام نے ایک کامل تعلیم لانے والے نبی کی پیشگوئی فرمائی لیکن قرآن مجید چونکہ کامل تعلیم لانے کا مدعی ہے اس لئے اس نے تورات و انجیل کی طرح کسی کامل تعلیم لانے والے کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ بجائے اس کے اس نے دُنیا میں اعلان کیا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم کامل تعلیم پیش کرنے والا صرف قرآن شریف ہے÷

مگر "پیغام" کے مضمون نگار کی دیدہ دلیری ملاحظہ ہو۔ کہ وہ محولہ حوالہ کو ایسے الفاظ میں قطع و برید کر کے پیش کرتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ قرآن مجید نے اپنے بعد مطلقاً کسی نبی کے آنے کا حوالہ نہیں دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قرآن مجید میں ایک نبی کی آمد کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھلا ایسا فقرہ کیونکر لکھ سکتے تھے جبکہ آپ کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ قرآن مجید نے ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے گو مضمون نگار نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی کتب الٰہیہ میں نبی ہونے کی نہیں ہے۔ مگر اس کے اس دعوےٰ کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی جگہ اپنی کتب میں رد فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضور تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۷ پر آیت آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے"

پھر ص۶۵ پر آیت ماکنا معذبین حتٰی نبعث رسولا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے"

یہ دو حوالے بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ ایسے عقیدہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں ہرگز یہ نہیں فرما سکتے تھے۔ کہ "حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید نے کسی دوسرے نبی کے آنے کا حوالہ نہیں دیا" اس کے بعد "پیغام صلح" کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ "ہرگز ہرگز حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنی حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ نہیں فرمایا"

اس بلند بانگ دعوےٰ کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات ملاحظہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول المسیح کے ص۴۸ پر رقمطراز ہیں:۔

"ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے"

پھر اسی صفحہ کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"۔

اب میں "پیغام" کے مضمون نگار سے جس نے مضمون کے عنوان میں اپنے آپ کو مسیح موعود کا ادنےٰ خادم قرار دیا ہے۔ یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ اگر اس کا یہ دعوےٰ سچا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ نہیں فرمایا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول المسیح ص۴۸ میں جو یہ رقم فرمایا ہے۔ کہ رسول پاک نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ یا یہ کہ سرور انبیاء نے آپ کا نام نبی اللہ رکھا اس کا کیا مطلب ہے÷

پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نبی اللہ کے الفاظ پر مشتمل کوئی صحیح حدیث موجود نہ ہوتی۔ تو آپ حقیقۃ الوحی ص۳۹ پر کیوں فرماتے:۔

"احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا"

455

نیز آپ صفحہ ۳۹۱ پر یہ کیوں رقم فرماتے کہ "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحا جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے مصلحت الٰہی نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۳۰۰ سال میں تمام امت محمدیہ کے افراد میں سے مطابق پیشگوئی رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنے آپ کو ہی نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص قرار دے رہے ہیں۔ اور صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر دوسرے صلحا کو بھی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے پورا حصہ دیا جاتا اور وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو پھر اس صورت میں احادیث صحیحہ کی پیشگوئی میں جو نبی کا نام پانے کے لئے ۱۳۰۰ سو سال کے زمانہ میں صرف مسیح موعود کو مخصوص ٹھہراتی ہے۔ رخنہ واقع ہو جاتا۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کو نبی قرار دیا گیا ہے تو پھر پیغام کے گمنام نامہ نگار کا یہ دعویٰ کیا وقعت رکھتا ہے۔

"کہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ایک بھی حدیث دنیا کے تختہ پر نہیں ہے۔ جو کسی آنے والے مسیح یا مہدی کو نبی اللہ کہتی ہے۔" پیغام صلح ۳ فروری ۱۹۳۶ء کالم ۳

نبی اللہ کے الفاظ الحاقی نہیں

پھر نامہ نگار نے خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ مسلم کی حدیث میں جو نبی اللہ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ الحاقی ہیں۔ کیونکہ ترمذی میں یہی حدیث اسی راوی سے منقول ہے مگر اس میں نبی اللہ کا لفظ نہیں ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ درمیان کے راوی یا خود مسلم نے لفظ عیسیٰ دیکھ کر نبی اللہ کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیا ہو۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ جہاں یہ احتمال ہے کہ کسی راوی یا خود امام مسلم نے یہ الفاظ بڑھا دئے ہوں۔ وہاں یہ احتمال بھی ہے کہ ترمذی کے کسی راوی نے یا خود جامع ترمذی نے یہ الفاظ سہواً ترک کر دئے ہوں۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ ان دونو احتمالات میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس احتمال کی تائید فرماتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کو بار بار اپنی کتب میں لکھ چکے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ اس لئے حکم وعدل کی ان تحریرات کی موجودگی میں ہمارا فرض یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ان الفاظ کے متعلق یقین رکھیں۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ہیں۔ اور درمیان کے کسی راوی یا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اپنی طرف سے حدیث میں زیادہ نہیں کئے۔

علاوہ ازیں صحیح مسلم کی اس حدیث پر آسمانی گواہی بھی ثبت ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے بار بار مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہکر ہمارے لئے یہ یقین کرنے کی قوی وجہ پیدا کر دی ہے کہ حدیث میں نبی اللہ کے الفاظ بالضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں فرمائے ہونگے۔ پس یہ تو ممکن ہے۔ کہ حدیث کے بعض اور الفاظ میں کسی راوی سے غلطی ہو گئی ہو۔ مگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ نبی اللہ کے الفاظ میں کسی راوی نے الحاق سے کام نہیں لیا۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی یہ فیصلہ نہ دیتے کہ سردار انبیاء نے آپ کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔"

پس حکم وعدل کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ جو اپنے تئیں حکم وعدل کا خادم سمجھتا ہے۔ اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس کے خلاف زبان نہ کھولے۔

حدیثوں سے انکار

نامہ نگار پیغام صلح کی تحریر سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ احادیث کا سرے سے ہی منکر ہے۔ کیونکہ وہ مسلم والی اس حدیث پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"نہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں اس حدیث کو لکھنے کے لئے کسی کو قلم دوات لانے کا حکم دیا تھا۔ اور نہ حضور نے اپنے سامنے اس کو لکھوایا تھا۔" پیغام صلح مذکور صفحہ ۱۱ کالم ۲

پیغام کے نامہ نگار کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے نزدیک صرف وہی حدیث قابل قبول ہو سکتی ہے۔ جس کے لکھنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو قلم و دوات لانے کا حکم دیا ہو۔ اور اپنے سامنے لکھوائی ہو۔ مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کتنی ایسی حدیثیں ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قلم دوات منگوا کر اپنے سامنے لکھائیں جب امر واقعہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث اپنے سامنے نہیں لکھوائیں۔ تو کیا وہ پھر سب احادیث کو اپنے بیان کردہ اصول کے ماتحت رد نہیں کر رہا۔ پھر وہ یہ بتائے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادنےٰ خادم ہونے کا دعوے دار کس بنا پر آپ کو مسیح موعود اور امام الزمان اور مجدد تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ صاف الفاظ میں عیسیٰ کی آمد کی خبر اور اس کے امام اور مجدد ہونے کی خبر بھی تو انہیں حدیثوں میں دی گئی ہے جنہیں قلم دوات منگوا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے نہیں لکھوایا۔ کیا وہ ان احادیث کے متعلق ثابت کر سکتا ہے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قلم دوات منگوا کر اپنے سامنے لکھوائی تھیں اگر نہیں تو کیا وہ پھر اس بنا پر جس طرح نبی اللہ کے الفاظ حدیث کو رد کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر رہا ہے۔ آپ کے مجدد اور امام اور مسیح ہونے کے دعوے کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی مسلمانوں میں لگائی ہوئی آگ کے نتائج

ہمارے احراری بھائیوں نے مسلمانوں کے مذہبی فرقوں کے درمیان کشمکش کی جو بدمذاقی پھیلائی ہے وہ خدا جانے مسلمانوں کو کیا روز بد دکھا کے رہیگی۔ ان لوگوں نے احمدی اور غیر احمدی کے اختلاف کی آگ کو اسقدر بھڑکایا کہ اس کے شعلے ابتک فرو ہونے میں نہیں آتے صوبجات متحدہ میں "مدح صحابہ" کی تحریک جاری کر کے شیعوں اور سنیوں کو آپس میں وہ لڑایا کہ خدا کی پناہ۔ اب یہ کشمکش پنجاب کے مختلف مقامات پر نہایت تشویشناک صورت حالات پیدا کر رہی ہے کنجاہ میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان فساد ہو گیا قصور میں ذوالجناح کے جلوس کے مسئلہ پر شیعوں اور سنیوں کے درمیان سخت کشیدگی پیدا ہو رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ دوسرے اضلاع میں بھی یہی کیفیت پیدا ہوگی اگر قصور کے شیعوں کی امداد کیلئے جھنگ تک سے جتھے چلے آ رہے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے صوبے کے مسلمان اب کیسا خطرناک کھیل کھیلنے والے ہیں۔ سیاسی حالات اسکے متقاضی ہیں کہ مسلمان خود کا ملاً متحد رہیں۔ اور اسکے بعد صوبے کی دوسری قوموں سے اتحاد کر کے اہل صوبہ کی فلاح و بہبود کی تدبیروں میں مصروف ہو جائیں اگر خود مسلمانوں میں اتحاد نہ ہوا تو وہ دوسری قوموں کیساتھ عزت مندانہ اشتراک عمل کیونکر کر سکتے ہیں جس پر اہل صوبہ کی اور مسلمانوں کی بہتری کا انحصار ہے۔

ہم پنجاب کے شیعہ اور سنی بھائیوں کی خدمت میں نہایت دردمندانہ استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلام اور ملک کے مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھکر فرقہ بندی کے اختلافات کو ختم کر دیں۔ جہاں کہیں جھگڑا پیدا ہوا ہے وہیں کے مقامی مخلص حضرات کی مدد سے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کو صوبے کے دوسرے حصوں میں پھیلانے کی کوشش نہ کیجائے۔ اگر مصالحت و مفاہمت کیلئے اتحاد پارٹی کے رہنماؤں کی امداد کی ضرورت ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے انتخاب اور بندوں کے انتخاب میں فرق

اس میں قطعاً شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ حضرت آدمؑ اور داؤدؑ اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ مقرر کیا۔ اور اس نے ان کی تائید کی۔ اپنی نصرت ان کے لئے نازل فرمائی۔ اور ان کے مخالفین میں سے جو ان کی خلافت کو مٹانے کے لئے کھڑا ہوا۔ خواہ وہ ابلیس تھا۔ یا جالوت۔ اور خواہ مسیلمہ تھا۔ یا کوئی اور وہ ناکام ونامراد مرا۔

بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے بندوں میں راستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جن سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں ان کو وہ یقین، ہمت اور استقلال بخشا جاتا ہے۔ کہ مخالف ان سے محروم ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی جان دے دی مگر ردائے خلافت کو اتارنا گوارا نہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو کئی کٹھن مراحل میں سے گذرنا پڑا مگر ان کے منہ سے کم ہمتی کا کبھی کوئی کلمہ نہ نکلا۔ مگر خدا کے پیاروں کے مخالفین کو ہمیشہ کم ہمتی اور پست خیالی لاحق رہی۔ اور وہ اپنی تمناؤں کو اپنے ساتھ ہی لے کر گذر گئے۔

اس حقیقت کا آج بھی ثبوت مل رہا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کی خلافت شروع ہوئی۔ تو یہاں بھی بعض ایسے وجود پائے گئے جنہوں نے مقابلہ کیا اور دوبارہ ایک جنگ چھڑی جس میں انجام کار خدا کے بندے کامیاب ہو کر صادق ثابت ہوئے۔ ان کا مقابلہ کرنے والوں کے سرغنہ نے اپنی لٹیا آپ ڈبو دی۔ ذیل میں خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلفاء اور ان کے مقابلہ میں انسانوں کے کھڑے کئے ہوئے منکر خلافت کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

"میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم اور داؤد اور ابوبکر وعمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے (خلیفہ) بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

کلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

"میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزا اور سزا ہے۔ اور ذلت اور عزت ہے۔ کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں" مکتوب ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۴ء

پھر فرمایا۔ ؎

حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائیگا مجھے سارے خطا گیروں سے
پھر لو جتنی جماعت ہو میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
جن کی تائید میں مولیٰ ہو انہیں کس کا ڈر
کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

اس نظم میں "اہل پیغام" کو خطاب فرمایا ہے جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یوبیلی جلسے کے موقع پر شور مچانے کو غنیمت سمجھا۔

اور حضور پُرنور کی عدم موجودگی میں جماعت میں فتنہ وفساد پھیلانے کی کوشش کی۔

مولوی محمد علی صاحب "مخالف خلافت" کا کلام

اس کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب انہی لوگوں کو مخاطب کر کے جنہوں نے ان کو امیر بنایا تھا کہتے ہیں۔

"بعض دوست (اس تنزل کا) کا سارا الزام میری تصنیف پر دیتے ہیں" اگر جماعت اس پر خوش نہیں تو وہ اپنے لئے کسی اور امیر کا انتخاب کر سکتی ہے۔ اور میں خوشی سے اس منصب سے الگ ہونے کو طیار ہوں" (پیغام صلح ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء)

اہل پیغام سے خطاب

اے "اہل پیغام" کیا آپ لوگ ایسے شخص کی قوم کہلانا پسند کرتے ہو جو اپنی ناکامی کا اس طرح اقرار کر رہا ہے اگر مولوی صاحب کے نزدیک ان کا امیر بننا دین کی خدمت اور خدا تعالیٰ کے منشا کے ماتحت ہے۔ تو اس طرح اس سے جان چھڑانے کی خواہش کیوں کی جاتی ہے۔

ایک وقت تھا جب مولوی صاحب نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا۔

"آپ یاد رکھیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی تحریک اس مضمون کی پہنچے کہ فلاں شخص کے ہاتھ پر چالیس احمدیوں نے بیعت کر لی ہے۔ یا اس پر اتفاق کر لیا ہے۔ کہ وہ لوگوں سے بیعت لے۔ تو حضرت کی وصیت کے ماتحت وہ بے شک اس بات کا تو مجاز ہے۔ کہ ان لوگوں سے جو سلسلہ میں داخل نہیں سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے مسیح موعود کے نام پر بیعت لے مگر اس سے زیادہ کوئی مرتبہ اس کا سلسلہ میں تسلیم نہیں ہو سکتا" (ایک نہایت ضروری اعلان صفحہ ۷)

مگر پھر خود اس سے زیادہ مرتبہ حاصل کرنے کے لئے "امیر قوم" بن بیٹھے لیکن جب دیکھا۔ کہ ان کی "قوم" اس منصب کو بھی کچھ وقعت نہیں دیتی اور بات بات میں ہر شخص ان کا گلوگیر ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے اب ایک شخص کو اس بات کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ ان کو "واجب الاطاعت رہنما" بنائے گویا وہ شخصی اطاعت جس کے خلاف مولوی صاحب۔ کئی سال تک تحریر و تقریر میں پروپیگنڈا کرتے رہے۔ اسے علی الاعلان قوم کے لئے مہلک اور تباہ کن قرار دیتے رہے۔ اب اسی کو اپنی پارٹی کی ترقی کا واحد ذریعہ بتا رہے ہیں۔ مگر انہیں یاد رہے۔ ایک ایڈیٹر پیغام صلح کیا ساری دنیا مل کر بھی ان کو امیر المومنین اور خلیفۃ المسیح نہیں بنا سکتی۔ اور خود بخود یہ لقب اختیار کر کے وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ اپنے لئے اپنے ہاتھوں ذلت کا گڑھا کھود رہے ہیں کیونکہ جسے خدا کی مدد حاصل نہ ہو۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(خاکسار محمد صادق مبلغ سلسلہ)

غیر مبائعین اور کفر و اسلام

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے کفر و اسلام کا مسئلہ عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے اور بھڑکانے کیلئے ایک حربہ رکھا ہوا ہے جب کبھی وہ دیکھتے ہیں۔ کہ عوام شور وشر کر رہے ہیں جھٹ یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو ہم کافر نہیں کہتے۔ قادیانی کہتے ہیں۔ لیکن پچھلے دنوں جب ان کے جلسہ میں کچھ لوگوں نے گڑبڑ ڈالی۔ تو جھٹ انہی لوگوں کو جن کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے رہتے تھے۔ ان آیات کا مصداق قرار دیدیا۔ جن میں کفار کا ذکر ہے۔ گویا ان کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تو کافر نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا انکار

456

مویشیوں میں متعدی امراض کے پھیل جانے کے خدشات

صاحب ڈائرکٹر محکمہ ویٹرنری پنجاب نے مویشیوں کے متعدی امراض کے متعلق مندرجہ ذیل تخمینہ بابت عرصہ مختتمہ اگست ۱۹۳۷ء واقفیت عامہ کے لئے ارسال کیا ہے۔

موک:۔ یہ مرض صوبہ کے قریباً کل اضلاع میں ابھی تک پھیلا ہوا ہے اور اغلب ہے کہ جب میلوں کے موقع پر مویشیوں کی وسیع پیمانہ پر نقل وحرکت ہوگی۔ تو بیماری زیادہ شدید صورت اختیار کرے گی۔ چارہ کی کمی کے باعث جب مویشی علاقہ جات بیٹ کو منتقل کئے جائیں گے۔ تو اس سے بھی یہ بیماری زیادہ پھیل سکتی ہے۔

موک کے متعلق انسدادی تدابیر کے طور پر مویشیوں کو محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ ان کے جسم میں بذریعہ پچکاری ایک خاص زہر مرکب داخل کیا جاتا ہے۔ یہ مرکب پنجاب ویٹرنری کالج لاہور میں تیار کیا گیا ہے۔ اس نئے طریقہ کو قسمت ہائے لاہور اور جالندھر میں وسیع پیمانہ پر برتا گیا۔ اور نتائج ازبس حوصلہ افزا ہے۔ اب یہ مرکب صوبہ کے دیگر حصص میں بھی بتدریج زیادہ استعمال کیا جارہا ہے۔ مالکان مویشی کو چاہیئے۔ کہ جب ان کے گردو نواح میں بیماری پھوٹ پڑنے کے متعلق انہیں کوئی خبر ملے تو وہ اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ سے اس بارہ میں مشورہ کریں۔

گلگھوٹو:۔ توقع ہے۔ کہ یہ بیماری صوبہ کے قریباً سارے اضلاع میں خاص کر سیم زدہ نشیبی رقبوں اور دریائی علاقوں میں رونما ہوگی۔ اور غالباً برسات کے شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد شدید صورت اختیار کرے گی۔ مالکان مویشی کو چاہیئے کہ وہ اپنے مویشیوں کو ٹیکہ لگوانے کے متعلق اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ سے مشورہ کریں۔

مونہہ اور کھر کی بیماری:۔ توقع ہے۔ کہ یہ مرض صوبہ کے قریباً کل اضلاع میں پھیلے گا۔ قریہ بہ قریہ گھومنے والے پٹھان سوداگر مویشی فروخت کرنے کی غرض سے انہیں ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کو لے جاتے ہیں۔ اور موسم گرما میں دریا کے کناروں پر چرائی کے لئے مویشی آتے ہیں اور میلوں پر جب مویشی آتے ہیں اور واپس آتے ہیں اس سے مرض پھیلنے میں مدد ملتی ہے۔

گوٹی سٹ:۔ توقع ہے کہ یہ مرض خاص کر اضلاع رہتک اور حصار کے بارانی رقبہ جات میں غیر مسلسل طریق پر رونما ہوگا۔ اور غالباً اضلاع اٹک جہلم۔ راولپنڈی ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ میں زیادہ خطرناک صورت اختیار کرے گا۔

سُرا:۔ ممکن ہے۔ یہ مرض نشیبی علاقوں میں سے کسی ایک علاقہ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد گھوڑوں اور اونٹوں میں نمودار ہو۔ لیکن برسات کے موسم کے بعد سرما کے موسم کے آغاز کے ساتھ ہی ممکن ہے کہ یہ مرض اضلاع شیخوپورہ۔ گورداسپور۔ ہوشیارپور گوجرانوالہ۔ گجرات۔ شاہ پور۔ اور ڈیرہ غازی خان اور ڈویژن مالی انبالہ کے قریباً جملہ اضلاع میں کثرت سے پھیلے گا۔

کرمی امراض:۔ ممکن ہے کہ یہ بیماریاں اضلاع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ لاہور۔ گورداسپور۔ اور سیالکوٹ کے سیم زدہ رقبوں اور دریائی علاقوں اور اضلاع گجرات۔ جہلم۔ جھنگ اور مظفر گڑھ کی دلدلی رکھوں اور بیلوں میں بھیڑوں اور بکریوں میں پھیل جائیں مالکان مویشی کو بار بار مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے مویشیوں اور بھیڑوں اور بکریوں کو ان متعدی امراض سے محفوظ رکھنے کے متعلق حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے لئے ان سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ جو محکمہ ویٹرنری کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں۔

محکمہ مذکور کے باعث ... باقاعدہ اور مستقل ہسپتالوں اور دیہاتی علاقہ میں ۱۱۰۰ شفاخانوں کا صوبہ بھر میں ایک جال بچھا ہوا ہے جہاں متعدی امراض کی روک تھام کے لئے زمینداروں کو مفت اور فوری امداد مل سکتی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

انجمن اردو پنجاب اور حامیان اردو کی تنظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو علی گڑھ میں ایک آل انڈیا اردو کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں "انجمن اردو پنجاب" کی طرف سے پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی اور راقم نے حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں قرار پایا تھا۔ کہ "انجمن ترقی اردو" کا دفتر دہلی میں منتقل کرکے اسے ہندوستان کی مرکزی اردو انجمن بنا دیا جائے۔ اور ملک بھر میں اس کی شاخیں کھول کر تمام اردو انجمنیں ایک سلسلے میں منسلک کر دی جائیں دس سے ساڑھے ۶ ماہ قبل انجمن اردو پنجاب لاہور میں قائم ہو چکی تھی۔ اور علاوہ پنجاب کے کلکتہ۔ حیدرآباد دکن۔ بمبئی۔ سندھ۔ جموں۔ پشاور وغیرہ کئی شہروں اور علاقوں سے اس کے ... [illegible] ... گیا۔ اور وہاں کی متعدد انجمنوں نے اس سے الحاق کی خواہش ظاہر کی۔

فروری ۱۹۳۷ء میں مولوی عبدالحق صاحب سکرٹری "انجمن ترقی اردو" نے "انجمن اردو پنجاب" کو انجمن ترقی اردو کی طرف سے الحاق کی دعوت دی۔ ۱۲ر فروری ۱۹۳۷ء کو "انجمن اردو پنجاب" کی مجلس عاملہ نے اردو زبان کی ترقی و توسیع کے لئے ہندوستان کی تمام اردو انجمنوں کا ایک سلسلے میں منسلک ہونا ضروری سمجھتے ہوئے قرار دیا۔ کہ وہ مرکزی انجمن ترقی اردو کے تنظیمی پروگرام کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اور سکرٹری انجمن ترقی اردو کی طرف سے چند تصریحات کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ یہ انجمن اپنے موجودہ نام اور اصول کار کو برقرار رکھتے ہوئے "انجمن ترقی اردو" کی صوبائی شاخ بننا منظور کرتی ہے۔

"انجمن اردو پنجاب" بیرون پنجاب کی ان تمام اردو انجمنوں اور اداروں سے جنہوں نے انجمن سے الحاق کی خواہش ظاہر کی ہے۔ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ تمام اپنے اپنے حلقے کی صوبائی انجمنوں کے ذریعے سے مرکزی انجمن ترقی اردو سے ملحق ہو جائیں۔ اور باہمی مشورت و تعاون سے اپنی زبان اور قوم و ملک کے اتحاد کے لئے وہ کام کریں۔ جس کی آج ہندوستان کو اشد ضرورت ہے۔ محض اپنے اپنے حلقہ میں اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لینے سے زبان و قوم کا تحفظ ممکن نہیں۔ تمام اہل اردو کو انجمن ترقی اردو کو مرکزی انجمن مانتے ہوئے اپنی محبوب و ترقی یافتہ زبان کی تنظیم و ترقی میں عملی طور پر حصہ لینا چاہیئے۔

"انجمن اردو پنجاب" صوبے بھر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں اپنی شاخیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس غرض سے وہ بلا امتیاز مذہب و ملت ملک و قوم کے تمام بہی خواہوں کو اپنے اپنے حلقہ میں اردو کی باوقار انجمنیں بنا کر استقلال کے ساتھ کام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ ایسی انجمنوں سے توقع ہے کہ وہ صوبے کی مرکزی انجمن کو اپنی سرگرمیوں کی اطلاع دیکر حسب ضرورت اس سے مشورہ کرتی رہیں گی۔ کیونکہ اپنی زبان کے استحکام و ترقی کی یہی مفید ترین صورت ہوگی یہ دیہاتی اور قصباتی انجمنیں زبان و ادب کی ترقی کے ذرائع ہونے کے علاوہ قومی اتحاد تمدن اور ترقی کے اعلیٰ مراکز ہونے چاہئیں۔

بشیر احمد۔ بیرسٹرایٹ لاء سکرٹری "انجمن اردو پنجاب" لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار اور کانگرسی مولویوں کی نئی قلابازی

کانگرسی جمعیتہ علماء دہلی کے موروثی عہدہ دار۔ جن کی مطلق العنانی سے تنگ آ کر حال ہی میں مولوی نور الدین صاحب بہاری جیسے زبردست حامی بھی مجلس عاملہ "بے عمل" سے علیحدہ ہو گئے۔ جدید انتخابات اسمبلی میں خان بہادروں سرکار پرستوں اور وفاداران سرکار کی حمایت کرنے کے بعد اب پھر قدوسیان کانگرس کی صفوں میں شامل ہونے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے ہمنوا احرار کے "بڈھ مولوی" اور "بڈھ شاہ" پر بھی بے شمار قلابازیاں کھا کر پھر کانگرس کی گود میں جانے کے لئے اضطرابی کیفیت طاری ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ جب دہلی کے حالیہ اجتماعات کانگرس میں ان مولویوں کو نہ پوچھا گیا۔ تو انہوں نے از سر نو اپنے قدیم آقایان ولی نعمت کی خوشنودی مزاج کے لئے سرگرمیاں شروع کر دیں۔ اور ملت اسلامیہ کے ان ٹھیکہ داروں نے اپنی اس زعیم ملت پالیسی اور منشا کے خلاف جسے فلسطین کانفرنس میں دعوت شمولیت دیکر ایک وقت میں پنجاب کے اندر نفاق بین المسلمین کی تخم پاشی کی گئی تھی۔ جواہر لال نہرو اور گاندھی جی سے یارانہ گانٹھنا شروع کر دیا۔ جو مسلمانوں کو "حاشیہ برداروں" کی حیثیت سے کانگرس میں شامل کرنے کے لئے تو رضامند ہیں۔ مگر انہیں ایک باعزت قوم کی طرح مساویانہ حقوق دینے کے واسطے کسی پہلو اور کسی

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔

نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ نقیب جدا محمدیہ جھنگ پنجاب

مستورات

مستورات کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں لہٰذا وہ بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود بھی ابتک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور انکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ: شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

پانچواں ایڈیشن
مخزن نعمت

سگھڑ بیبیوں کے لئے ایک بیش بہا تحفہ

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شبدیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرتے۔ دالیں۔ مچھلی برگے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان۔ پراٹھے۔ ڈبل روٹی۔ پوری۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ بیسنی۔ طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارہ۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو گلگلے پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے الائچی دانے اکبریاں اور اندرسے وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام۔ سیب۔ انار۔ خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں۔ صندل۔ بنفشہ۔ عناب۔ سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار۔ اور ہر طرح کے مربے تیار کرنے نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ بجلی کا کھانا لگانے کی ترکیب۔ تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن۔ گھی۔ اور پنیر کے متعلق ہدایات اور کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ مع محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر انہی پر پڑے۔ نو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ہے۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یوپی

ریشمی ململ

قمیض جمپر کے لئے نہایت ہی مضبوط و شاندار رنگین و سفید کپڑا ہے۔ رنگ پختہ یہ شرط ہے کہ اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں۔ تو سو روپیہ انعام عرض ۷ ۲/۱ انچ قیمت ۹ گز ۲ روپے آٹھ آنہ محصول ۸ پچاس گز تیرہ روپے۔ محصول معاف سو گز پچیس روپے محصول معاف اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

پتہ:۔ مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۳۳ لودھانہ پنجاب

محافظ جنین

رجسٹرڈ

حب اٹھرا

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست قے پیچش۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ کھانسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہوتا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائداد میں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز
دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

457

چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد ہنگری کا خط

مکرم و محترم ملک فضل حسین صاحب مینیجر بک ڈپو قادیان

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ

آپ کے متعدد اعلانات "چار دانگ عالم میں احمدیت کا پرچار" اور "پیاری بہنوں کے لئے تبلیغ کا ثواب" الفضل کے ذریعہ خاکسار تک یہاں یورپ میں بھی پہنچ کر تبلیغی جوش بڑھانے کا ذریعہ بنے۔ مگر آپ کے اعلانوں میں ایک کسر باقی ہے۔ وہ یہ کہ کئی بھائی اور بہنیں خیال کرتی ہونگی۔ کہ انگریزی کتب کا سیٹ خرید کر کہاں بھیجا جائے۔ آپ کو چاہیئے کہ ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھ دیا کریں کہ وسطی یورپ کے ممالک اور شہروں کے لوگوں سے بوڈاپسٹ میں ملاقات کا موقع ملتا ہے۔ اور مشرق و مغرب بعید کے سیاح بھی یہاں بکثرت آتے ہیں۔ مختلف سلطنتوں کے نمائندے بھی آتے ہیں۔ اور جب میں اُن کی اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھانے کے جوش میں احمدیت کا ذکر کرتا ہوں۔ تو وہ کتابوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور میں کتابوں کے نہ ہونے کے سبب سے شرمندہ ہوتا ہوں۔ اگر ہمارے بھائی اور بہنیں تمام مغربی ممالک کی لائبریریوں اور خاص اداروں میں احمدیت کا لٹریچر دیکھنا۔ اور تمام مردہ روحوں کو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ جتنے سیٹ انگریزی کتب کے بھجوائیں وہ کم ہیں۔ اور خاکسار ایسے طریق پر ہر ملک کے اداروں اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں تک وہ کتابیں پہنچائے گا۔ کہ آپ کسی غیر ملکی آدمی سے جو ایک دفعہ بوڈاپسٹ میں آیا ہوگا۔ پوچھ سکتے ہیں۔ اور وہ آپ کو بتا دیگا۔ کہ ہاں جماعت احمدیہ کے امام کا ایک غلام بوڈاپسٹ میں ملا تھا۔ اور اس نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا۔ اور جن بھائیوں اور بہنوں نے اس کے ذریعہ لٹریچر بھجوا کر تبلیغ کا ثواب حاصل کرنا چاہا۔ وہ ان کو کما حقہٗ مل جائے گا۔ یہاں ہنگری کا ملک یورپ کے تمام ممالک میں کٹر کیتھولک عیسائی ہے۔ اور پادریوں کا زور ہے۔ گویا یوں سمجھو۔ کہ دجال کا یہ مرکز ہے۔ اور جب سے عیسائیوں نے ترکوں کو یہاں سے شکست دیکر نکالا۔ تب سے لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف ہیں۔ اور اب خاکسار کے یہاں آنے سے لوگ دلچسپی لے رہے ہیں مگر لٹریچر موجود نہیں کہ میں لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے سکوں۔ لہٰذا آپ ہمارے دوستوں اور بہنوں کی اطلاع کے لئے بے شک اشتہار میں لکھ دیویں۔ کہ ایاز کہتا ہے۔ کہ جو شخص ایک مجاہد کو جنگ اور گھمسان کی لڑائی میں عین دجال کے قلعہ پر چڑھائی کرتے وقت اسلام کے لٹریچر یا جہاد اکبر کے ہتھیار مہیا کرے گا۔ وہ اپنے ثواب کا اندازہ مجاہد ایاز کی تبلیغی شکلات سے لگا سکتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہوں کہ شیطان اور دجال سے جنگ بڑی شدّ و مدّ سے ہو رہی ہے۔ اور ہتھیار یا بارود نہ ہونے کے سبب احمدیت کے مجاہد نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہندوستان کے احمدی بھائی اور احمدی بہنیں گھر بیٹھے جہاد اکبر میں شامل ہونا چاہیں۔ تو وہ سلسلہ کا لٹریچر اور اپنی دعائیں مجاہدین کو پہنچا کر مجاہدوں کے حوصلے بڑھائیں۔ خدا گواہ ہے کہ یہ بڑی نازک جنگ ہے۔ تلوار سے سر کا کٹنا یا کٹوانا بالکل آسان ہے۔ لیکن ہنگری جیسے رومن کیتھولک ملک میں احمدیت کا مرکز قائم کرنا نہایت دشوار ہے۔ مگر یہ ہو کر رہیگا۔ اور ایاز جیسے مجاہد یورپ میں احمدیت کے جھنڈے گاڑ کر واپس آئینگے۔ یا اس جنگ کے میدان میں مردانہ وار جان دیدینگے۔ جو دوست اور بہنیں احمدیت کا لٹریچر جو عیسائیت کے لئے لاثانی بارود ہے۔ بھیجنا چاہیں وہ خاکسار کو بکڈپو کی معرفت بھیج سکتے ہیں۔ میں تمام دوستوں اور بہنوں کے لئے دعا کرتا ہوں اور منتظر ہوں کہ کب ہمارے بھائی اور بہنیں مجاہدوں کو ہتھیار مہیا کر کے تازہ دم کرینگے۔

محتاج دعا و دوا۔ (چوہدری) حاجی احمد خان ایاز بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ ہنگری

احمدی بھائیو اور بہنو

اپنے اس عزیز مجاہد بھائی کا خط پڑھو اور بار بار پڑھو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگریزی کتابوں کے تقسیم کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور حقیقتہً یہی وہ ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعہ سے دجال کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اور انہی کے ذریعہ ظلمتکدہ یورپ میں اسلام کی نورانی شعاعیں پھیلائی جا سکتی ہیں۔ دوستو اٹھو اور کمر ہمت باندھ لو اور اپنے عزیز مجاہد بھائیوں کو اتنا لٹریچر بھجوا دو۔ کہ پھر انہیں یہ درد بھرے الفاظ لکھنے کا موقعہ نہ رہے۔ کہ ہم کتابیں نہ ہونے کے سبب لوگوں سے شرمندہ ہوتے ہیں۔

اور اب جبکہ ہم نے ان تبلیغی سیٹوں کی قیمتوں میں بھی حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ اور اٹھارہ روپیہ کی کتابیں صرف پانچ روپیہ میں دے رہے ہیں۔ تو کیا ایسی حالت میں اس رعائت سے فائدہ اٹھانا اور گھر بیٹھے دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچا دینا ضروری نہیں؟ مگر ہمیں امید ہے کہ اپنے اس پیارے مجاہد بھائی کا درد بھرا خط پڑھ لینے کے بعد ہر وہ بھائی اور ہر وہ بہن جس نے ابھی ہمارے رعائتی اعلان سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس طرف توجہ کرے گا۔ اور حتی المقدور زیادہ سے زیادہ تعداد کے سیٹ خرید کر دنیا کے کونے کونے میں بھجوا دے گا۔ کہ اس وقت یہی جہاد اکبر ہے۔

رعائتی قیمت انگریزی سیٹ پانچ روپیہ۔ رعائتی قیمت فارسی سیٹ ڈیڑھ روپے۔ رعائتی قیمت اردو سیٹ اڑھائی روپیہ

خاکسار ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۲۷ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ ملک معظم نے یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے آنریبل شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ اور مسٹر جیکر بیرسٹر ایڈوکیٹ بمبئی ہائی کورٹ کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔

دہلی ۲۷ مارچ - صوبجات اڑیسہ مدراس اور بمبئی کے گورنروں نے چونکہ کانگرس کی اس شرط کو کہ وہ کانگریسیوں کی آئینی سرگرمیوں میں اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال نہ کرنے کا یقین دلائیں قبول کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی اس لئے ان صوبوں کے کانگریسیوں نے وزارتیں مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۷ مارچ - مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے - کہ مسلمان یکم اپریل کی ہڑتال میں شامل نہ ہوں - کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ فیصلہ کر چکی ہے کہ جدید دستور اساسی سے بقدر امکان استفادہ کیا جائے - اور چونکہ ہڑتال سے تاجروں مزدوروں اور کاروباری لوگوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس لئے ہڑتال میں شامل ہونا مسلمانوں کے لئے مضر ہے۔

پیرس ۲۷ مارچ - اسکندرونہ اور انطاکیہ کا قبضہ ترکوں کے سپرد کر دیا گیا ہے - چنانچہ کل برطانی جہازوں کا ایک بیڑہ اسکندرونہ پہنچا - حکومت ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے - کہ اسکندرونہ کو زبردست بحری مستقر بنایا جائے۔

طہران ۲۷ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ولیعہد ایران سیاحت کی غرض سے ہندوستان آ رہے ہیں۔

پیرس ۲۷ مارچ - ٹیونس کے کارخانوں میں ہزارہا مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے - ہڑتالی مزدوروں اور فرانسیسی پولیس میں زبردست تصادم ہو گیا - جس کے نتیجہ میں ۹ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔

پٹس برگ ۲۷ مارچ - پٹس برگ کے قریب مسافروں کا ایک طیارہ گرنے سے ۱۳ اشخاص جن میں دو ہوا باز بھی ہیں - ہلاک ہو گئے۔

پانی پت ۲۷ مارچ - پانی پت میں ہولی کے جلوس کے راستہ کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید اختلاف ہو گیا - ہندو ایک ایسے چوک سے جلوس کو گزارنے پر مصر تھے - جو کہ ایک مقبرہ کی ملکیت وقف تھی - مسلمانوں نے جلوس کو اس راستہ سے گزرنے سے روکا - مگر ہندوؤں نے اصرار کیا - اور حالات نہایت خطرناک ہو گئے صورت حالات کو بے قابو ہوتا دیکھ کر پولیس نے ہجوم پر گولی چلا دی - جس کے نتیجہ میں ۴ آدمی ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۲۷ مارچ - مسٹر عبداللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے کالج کمیٹی کے سامنے جو استعفیٰ پیش کیا تھا - اسے منظور کر لیا گیا ہے - چنانچہ مسٹر موصوف یکم اپریل سے کالج کی پرنسپل شپ سے سبکدوش کر دئے جائینگے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ - جاپان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ کے متعلق ابھی تک گفت و شنید جاری ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس معاہدہ کے نتیجہ میں جاپان ہندوستان سے روئی منگوائیگا جس کے عوض ہندوستان کو کپڑا بھیجیگا

نئی دہلی ۲۷ مارچ - داوڑی خیسورہ کے حصہ زیریں میں ۱۰۵ کے قریب قبائلی افراد جمع ہیں - ۲۴-۲۵ کی درمیانی شب کو ضلع بنوں کے ایک گاؤں پر پٹھانوں نے حملہ کر دیا - اور بجلی کی تاریں کاٹ دیں۔

مدراس ۲۷ مارچ - مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر سی - راجگوپال آچاریہ نے اعلان کیا ہے - کہ گورنر مدراس سے ملاقات کے دوران میں میں نے وہ شرائط پیش کیں جن کی بنا پر وزارتوں کو قبول کیا جا سکتا تھا - اور بالوضاحت اس امر کو پیش کیا - کہ مجلس وزراء کو صوبجاتی آزادی سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی اجازت دی جائے - گورنر کو چاہئے کہ وہ ہمیں یہ یقین دلائے - کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی کے ذریعہ ہماری آئینی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرے گا - اور وزراء کے مشورہ اور آراء کو ناقابل قبول نہ سمجھیگا لیکن مجھے افسوس ہے کہ گورنر نے عدم مداخلت کے متعلق اطمینان دلانے سے انکار کر دیا ہے - اس لئے میں وزارت کی تشکیل کے لئے اپنی معذوری ظاہر کرتا ہوں

نئی دہلی ۲۷ مارچ - پولیس کی ایک زبردست جمعیت نے آج صبح گاندھی گراؤنڈ پر جہاں خاکسار گذشتہ چند دنوں سے خیمے لگائے ہوئے تھے - چھاپہ مارا اور خیمے اٹھا دیئے - ان کی تلاشیاں بھی لیں اور تقریباً ایک درجن افراد کو زیر حراست کر لیا۔

قصور ۲۷ مارچ - آج صبح ۱۲ شیعوں کا ایک جلوس امام باڑہ سے روانہ ہوا جسے گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۲۷ مارچ - بمبئی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کھیر کے اس اعلان کے بعد کہ انہوں نے گورنر سے اختیارات خصوصی کے عدم استعمال کے متعلق یقین حاصل نہ کرنے پر وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے نمائندہ پریس نے مسٹر ولبھ بھائی پٹیل سے ملاقات کی جس کے دوران میں موخر الذکر نے کہا - جہاں تک میرا خیال ہے - حکومت کی پالیسی تمام صوبوں میں یکساں ہوگی اس لئے کانگرس بھی بلاشبہ ایک ہی پالیسی پر عمل کرے گی - اور کسی صوبہ میں کانگرسی وزارت قائم نہیں ہوگی۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ - پنجاب کی اتحاد پارٹی کے پراپیگنڈا سکرٹری میر مقبول محمود ایم ایل - اے نے استصواب رائے عامہ کے لئے ایک نیا مسودہ قانون شائع کیا ہے - جس کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی اور خیراتی اوقاف کی حفاظت کی جائے - اس مسودہ قانون کے ذریعہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے مذہبی اور خیراتی اوقاف کی حفاظت مقصود ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ - لاہور کی ۱۴ مسلم مجالس نے ایک تار ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب اور مجلس وزراء کے ارکان کے نام بھیجا ہے - جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے - کہ صوبہ کی مسلم اکثریت کے پیش نظر کسی مسلمان کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا جائے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ اگرچہ یکم اپریل سے برما ہندوستان سے علیحدہ ہو جائیگا لیکن برما سے ہندوستان اور ہندوستان سے برما جانے کے لئے کسی قسم کے پاسپورٹ کی ضرورت نہ ہوگی۔

بلگریڈ ۲۷ مارچ - اطالیہ اور یوگوسلاویہ میں ایک پنج سالہ معاہدہ ہوا ہے - جس کی رو سے ہر دو ممالک ایک دوسرے کی سرحدوں کا احترام ملحوظ رکھیں گے - اور ایک دوسرے پر حملہ ہونے کی صورت میں غنیم کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے - اور اگر کسی حکومت نے انہیں کسی قسم کی دھمکی دی تو اپنے تحفظ کی خاطر متحدہ طور پر کام کریں گے۔

لاہور ۲۷ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں وزارتوں کی تشکیل کے متعلق جو رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں - اس کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا - کہ حالات جو صورت اختیار کر رہے ہیں - میں ان سے بالکل مطمئن ہوں - کانگرس کی پوزیشن بالکل صاف ہے - اور ہم بہت جلد نئے آئین کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائینگے

لاس اینجلز (کیلیفورنیا) ۲۷ مارچ - جنوبی کیلیفورنیا میں زلزلہ کے تین شدید جھٹکے محسوس کئے گئے - مکانوں اور کھڑکیوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے - لوگ خوف کے مارے باہر نکل بھاگے ابھی تک کسی قسم کے نقصان جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

بمبئی ۲۷ مارچ - بمبئی میں کانگرس پارٹی کے انکار کے بعد گورنر نے مسلم لیگ